23

منکرینِ ختمِ نبوّت سے مباحثہ کے چند راہنما اُصول

کارکنان تحفظ ختم نبوت کی تربیت پر مبنی ایک راہبر تحریر جس کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کو ہر موضوع پر آسانی سے لاجواب کر سکتے ہیں۔

محمد بدیع الزمان بھٹی
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

دفاعِ ختمِ نبوّت کونسل پاکستان
پی۔او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد اور جان کا نام ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا بلاشبہ بدترین کافر، کذاب اور دجال ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے شخص سے اس کی نبوت کی دلیل مانگنا یا معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے، کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت پر شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مرزا قادیانی نے انگریز کے کہنے سے دعویٰ نبوت کیا۔ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے سب ماننے والے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانی لوگوں میں گمراہی پھیلانے کی کوششیں کرتے ہیں۔ مناظرین ختم نبوت کو لوگوں کے ایمان بچانے کے لیے قادیانیوں سے بحث کرنی پڑتی ہے تاکہ ہر شخص ان کے فتنے سے بچا رہے۔

دنیا کی سب سے بڑی طاقت وقوت دلائل و براہین کی ہے۔ مرزائیوں سے گفتگو کرنے کے لیے جہاں دلائل کی ضرورت ہے، وہاں ان کی نفسیات کو جاننا بھی ضروری ہے۔ ملت اسلامیہ میں وہ حضرات جنہیں قادیانیوں سے تقریری، تحریری واسطہ پڑتا ہے، انہوں نے نسل نو کی راہنمائی کے لیے چند اہم اصول متعین کیے ہیں جو قارئین کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ اس سے استفادہ کر کے نا صرف قادیانیوں کو لاجواب بلکہ انہیں تلاش حق کا راستہ بھی دکھایا جا سکے۔

انتخاب موضوع:۔

قادیانیوں/مرزائیوں سے مباحثہ اور مناظرہ کرنے کے لیے علم و دلائل کے ساتھ ساتھ کچھ راہنما اصول ذہن نشین ہونے اس لیے بھی ضروری ہیں کہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ دلائل ہونے کے باوجود مرزائی مناظر اپنی چال بازی کی وجہ سے سادہ لوح مسلمان کو خواہ مخواہ کج بحثی میں ڈال کر بات کا رخ ہی بدل دیتا ہے، لہٰذا مرزائیوں سے مناظرہ کرنے کے کچھ اصول اور طریقے ہیں جن کا ایک مسلمان کیلئے جاننا بے حد ضروری ہے۔ مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان مناظرہ اور بحث کرنے کے عام طور پر تین موضوعات ہوتے ہیں۔

1۔ ختم نبوت:۔

ختم نبوت پر مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور

رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد نبوت ختم ہے اور قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول پیدا نہیں ہوسکتا ۔جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے۔ چنانچہ ہم ختم نبوت پر دلائل دیتے ہیں اور قادیانی اجرائے نبوت پر۔

2۔ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام:۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حیات ہیں، آسمانوں پر جلوہ افروز ہیں، قرب قیامت زمین پر تشریف لائیں گئے اور حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ کر امت محمدیہ ﷺ میں شامل ہوں گے، لیکن نہ اپنی نبوت کا اعلان کریں گئے نہ اپنی شریعت کا پرچار کریں گئے۔ جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں، ان کی قبر کشمیر میں ہے جس مسیح نے آخری زمانے میں آنا تھا وہ مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)

3۔مرزا قادیانی کا کردار:۔

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی امام مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول ہے (نعوذ باللہ) جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی ایک گستاخِ رسول، جھوٹا، فراڈیا، جعلساز، کذاب، مرتد، دجال، کافرِ اعظم اور انگریز کا خود کاشتہ پودا یعنی ایجنٹ تھا۔

مِرزائیوں کی ایک سازش:۔

یاد رہے کہ مناظرہ کرتے وقت مرزائیوں کی یہ سازش ہوتی ہے کہ وہ پہلے دو موضوعات (ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام) پر بحث کرے۔ تیسرے موضوع (کردار مرزا) پر مرزائی کبھی نہیں آئے گا کیونکہ پہلے دو موضوعات ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہیں کہ ان پر مرزائی مناظر غلط استدلال اور غلط تاویلات کر کے بات کو لمبا اور بے مقصد بناتا ہے۔ وہ دیگر سامعین کے ذہنوں میں خواہ مخواہ الجھن پیدا کرنا چاہتا ہے۔ آیات واحادیث کا غلط ترجمہ وتفسیر اور تاویل کر کے مناظرہ میں موجود سامعین کے ذہنوں کو خراب کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ سامعین میں سے ہر کوئی قرآن وحدیث کا ماہر یا عالم نہیں ہوتا۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جب دو ایم ایس سی کے طالب علم کسی سائنس کے اہم کلیہ پر بحث کریں، دونوں دلائل دیں اور کہا جائے کہ فیصلہ میٹرک کا طالب علم کرے، تو کیا یہ ممکن ہے؟ میٹرک کے طالب علم کو کیا پتا کہ کون صحیح کہہ رہا ہے اور کون غلط کہہ رہا ہے۔ اسی لیے مرزائی مناظر پہلے دو موضوعات کو بحث کا محور بناتا ہے تا کہ غلط تاویلات سے بحث کچھ دیر لمبی ہو سکے۔ یہ بات

نہیں کہ ہمارے پاس پہلے دو موضوعات کے لیے دلائل نہیں۔ علماء کرام کی ہزاروں کتابیں ان موضوعات کے ٹھوس دلائل سے بھری پڑی ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ دلائل بھی پیش خدمت ہوں گے (ان شاءاللہ)۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ عوام الناس اور سامعین کی آگاہی اور بھلائی کے لیے جب مرزا قادیانی کے کفریات، کردار، کذبات، جھوٹی پیش گوئیوں کے بارے بحث ہوگی تو سادہ آدمی بھی سمجھ جائے گا کہ 2+2=4 ہوتے ہیں کہ مرزا قادیانی کیسا بڑا کافر، بدکردار اور جھوٹا شخص ہے۔ اس لیے ایسے آدمی کے باقی دعووں پر بحث کرنا فضول ہے۔

مسلمان مناظر کیلئے ضروری بات:۔

مسلمان مناظر کیلئے ضروری ہے کہ مناظرہ میں موضوع منتخب کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھے کہ موضوع اپنی مرضی کا ہو یعنی قادیانی کفریہ عقائد اور کردارِ مرزا۔ کیونکہ موضوع کا منتخب کرنا مناظرے کی جان ہے جس مناظر نے اپنا موضوع منوالیا، سمجھ لے کہ اس نے آدھا مناظرہ جیت لیا۔ یہ غلطی کبھی نہیں ہونی چاہیے کہ کردار و کفریات مرزا سے صرفِ نظر کرتے ہوئے مرزائیوں سے صرف علمی بحث پر ہی اکتفاء کرلیا جائے یعنی صرف ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ہی بحث کی جائے، بلکہ از حد ضروری ہے کہ مرزائی مناظر سے کفریاتِ مرزا اور کردار مرزا پر بھی بحث کی جائے تب صحیح اور واضح نتیجہ سامعین میں سے ایک عام آدمی بھی اخذ کرسکتا ہے۔

انتخاب موضوع کے تین درجے:۔

مناظرہ کا موضوع منتخب کرتے وقت درج ذیل تین درجات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1۔ پہلا درجہ:۔

اپنا موضوع منوائیں، مخالف قادیانی مناظر کا کوئی بھی موضوع نہ مانیں۔

2۔ دوسرا درجہ:۔

اگر اپنا موضوع نہ منوا سکیں تو مرزائی کا بھی موضوع نہ مانیں بلکہ کوئی تیسرا موضوع منتخب کریں۔

3۔ تیسرا درجہ:۔

اگر بالامر مجبوری مرزائیوں کا موضوع ماننا پڑ جائے تو اس شرط پر کہ ایک موضوع ہمارا بھی

ہوگا اور وہ کردار مرزا قادیانی یا کفریاتِ مرزا قادیانی ہوگا۔ (ماخوذ: از ردِ قادیانیت کے زریں اصول)

اپنا موضوع منتخب کروانے کے چند اہم طریقے:۔

یہ مرحلہ بڑا اہم ہوتا ہے کہ جب مرزائی مناظر مرزا قادیانی کے موضوع پر اتفاق نہیں کرتا تو اس وقت مسلمان مناظر کو بڑی ہوشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے برموقع ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ مرزائی مناظر خود ہی اس موضوع پر بات کرنا شروع کر دے لیکن اس کے لیے چند اہم طریقے بیان کیے جاتے ہیں، ذہین نشین کر لیں تو ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

پہلا مرحلہ:۔ بحث کا آغاز

انتخاب موضوع کے سلسلہ میں بحث کا آغاز کچھ اس طرح ہونا چاہیے کہ سابقہ اقوام کی تاریخ میں جب بھی کسی نے کوئی مصلح، نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو سب سے پہلے اس کے کردار، اخلاق اور گزشتہ زندگی کے لمحات پر غور کیا گیا کہ وہ واقع ہی اس کردار کا مالک ہے جو دعویٰ کر رہا ہے؟ وہ اس دعوے میں سچا بھی ہے کہ نہیں؟ یاد رہے! جب آپ یہ کہیں گے تو فوراً مرزائی مناظر بول اٹھے گا کہ جناب آپ اس کو چھوڑو، اس پر بعد میں بات کریں گے آپ قرآن پاک سے ختم نبوت ثابت کریں اور میں قرآن پاک سے اجرائے نبوت ثابت کرتا ہوں۔ اگر آپ قرآن پاک سے ختم نبوت ثابت کر دیں تو آپ سچے اگر میں نے قرآن سے اجرائے نبوت ثابت کر دی تو میں سچا۔

دوسرا مرحلہ:۔ فوراً گرفت کریں

اگر مرزائی مناظر بار بار آپ کو قرآن پاک سے ختم نبوت ثابت کرنے کو کہے تو موقع غنیمت جانتے ہوئے فوراً اسے کہیں کہ کون سے قرآن سے ثابت کریں۔ وہ حیران ہو کر کہے گا کہ یہی قرآن پاک جو عربی میں ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ آپ کہیں کہ سنا ہے کہ قادیانیوں کے بقول یہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اور دوبارہ مرزا قادیانی پر قادیان میں نازل ہوا ہے۔ وہ کہے گا یہ مولویوں کی باتیں ہیں، آپ بات ٹالیں نہیں قرآن سے ختم نبوت ثابت کریں۔ آپ اس بات پر بار بار اسرار کریں کہ مرزائی عقیدے کے مطابق قرآن تو دنیا سے اٹھ گیا ہے (معاذ اللہ)۔ بالآخر وہ تنگ آ کر کہے گا کہ کہاں لکھا ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اور دوبارہ قادیان میں نازل ہوا ہے؟ کوئی حوالہ تو مجھے دکھاؤ۔ آپ پہلے اُسے اچھی طرح پکا کر لیں کہ اگر

مرزائی کتب میں لکھا ہو کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اور دوبارہ قادیان میں نازل ہوا ہے تو پھر آپ مرزائیت کے بارے کیا کہیں گے؟ کسی فیصلہ کن بات پر اسے آمادہ کرلیں جب وہ کسی فیصلہ کن بات پر آمادہ ہوجائے تو حوالہ دیکھا دیں۔

حوالہ حاضر ہے:۔

مرزا غلام قادیانی کذاب کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں لکھتا ہے:" ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں دنیا میں موجود ہے، اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ اس لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں معبوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔ (نعوذ باللہ) (کلمۃ الفصل ص 173)

اب مرزائی مناظر کو جھنجوڑیں کہ بتاؤ! مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے تو لکھ رہا ہے کہ قرآن اٹھ گیا ہے اور دوبارہ قادیان میں نازل ہوا ہے اب بتاؤ مرزائیت پر چار حروف بھیجتے ہو کہ نہیں۔ اب بتاؤ کس قرآن سے بحث کریں؟ آپ کے نزدیک جو بعد میں قادیان میں نازل ہوا ہے، وہ قرآن لاؤ تو پھر ختم نبوت اور اجرائے نبوت پر بحث ہوگی۔

اس طرح نہ ساری زندگی وہ قادیان والا قرآن لا سکے گا اور نہ اس موضوع پر بحث کا جواز ثابت کر سکے گا اور اگر وہ بڑا شاطر مرزائی ہوا اور ''تذکرہ'' لے آیا جو کہ مرزا قادیانی کے شیطانی الہامات کا مجموعہ ہے جس کو قادیانی قرآن کا درجہ دیتے ہیں تو مسئلہ اور آسان ہوجائے گا۔ کیونکہ ''تذکرہ'' جو مرزائیوں کے نزدیک قرآن کا درجہ رکھتا ہے اس میں مرزا قادیانی کے الہامات ہیں جو ٹیچی ٹیچی (یعنی مرزا قادیانی کا فرشتہ) لایا ہے۔ کیونکہ اس کتاب ''تذکرہ'' میں مرزا قادیانی کے مختلف زبانوں مثلاً اردو، پنجابی، عربی، ہندی، فارسی اور انگریزی میں الہامات ہیں جو کہ اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہیں۔ قرآن کا فیصلہ ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کو اسکی قوم کی زبان میں وحی کی جاتی ہے اس لیے مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں وحی کا آنا اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی اپنی قوم کی زبان میں تا کہ انہیں احکام الٰہی کھول کر بتائے۔'' (سورۃ ابراہیم 14:4)

مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ ''یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو اور ہو تو الہام کسی اور زبان میں آئے جس کو وہ سمجھ بھی

نہیں سکتا۔'') چشمہ معرفت ص209، در روحانی خزائن جلد23، ص218)

ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی پر جو مختلف زبانوں میں ٹیچی ٹیچی وحی لاتا رہا ہے وہ بے ہودہ اور غیر معقول امر تھا، کیونکہ قرآن نے ثابت کیا کہ ہر نبی علیہ السلام کو اسکی قوم کی زبان میں احکام الٰہی ملتے ہیں تا کہ انہیں کھول کھول کر بندوں کو بتائے۔ لیکن جو مرزا قادیانی کو مختلف زبانوں میں الہامات آتے رہے ہیں وہ یقینا شیطان کی طرف سے ہی ہیں۔ آیئے اس کی دلیل بھی قرآن پاک سے ہی لیتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور بے شک شیطان ڈالتا ہے اپنے دوستوں کے دلوں میں (اعتراضات) تا کہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہنا مانا تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔

(سورۃ انعام:121)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا میں تم کو بتادوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں، وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترا کرتے ہیں جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ (الشعراء 223,221)

خلاصہ کلام:۔

پس ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کو مختلف زبانوں میں الہام ہونا اس کے جھوٹے اور شیطان کا نمائندہ ہونے کی دلیل ہے۔

اہم نکتہ:۔

اگر ختم نبوت کے موضوع پر مرزائی مناظر سے بحث کرنی پڑ جائے تو یاد رہے کہ مرزائی مناظر سے اصول طے کر لیں کہ قرآن کی تفسیر خود سے نہیں کی جائے گی بلکہ اولاً قرآن کی تفسیر قرآن سے ہو گی، ثانیاً حدیث سے ہو گی، ثالثاً اجماع امت یعنی چودہ سو سال کے مجدّدین کی تفاسیر کی روشنی میں ہو گی۔ اس طرح کوئی مناظر بھی اپنی من مانی تفسیر نہیں کرے گا۔ تا کہ ختم نبوت کے مسئلہ پر فیصلہ کن بحث ہو سکے۔

تیسرا مرحلہ:۔ مرزائی مناظر کا دوسرا رخ:۔

جب مرزائی مناظر اپنے پہلے موضوع سے راہ فرار اختیار کرے گا تو اس کا دوسرا موضوع جس پر وہ تاویلات کی قینچی چلانے کی کوششیں کرے گا وہ ہے مسئلہ حیات و ممات

مسیح علیہ السلام۔ یاد رہے جب مرزائی مناظر حیات وممات مسیح علیہ السلام پر بحث کیلئے کہے تو آپ اس سے کہیں کہ اس موضوع کو چھوڑیں یہ تو قادیانیت کے مطابق عام سا مسئلہ ہے، کوئی ایسا بنیادی عقیدہ نہیں جس پر بحث کی جا سکے۔ تو اس پر مرزائی مناظر فٹ بول پڑے گا کہ مسئلہ حیات وممات مسیح علیہ السلام تو قرآن کا مسئلہ ہے، یہ بڑا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے۔ ہمارے سارے مذہب (قادیانیت) کی بنیاد ہی اس مسئلے پر ہے۔ اگر حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو تو ہم جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، لہٰذا آپ اسی مسئلہ پر بات کریں۔ جب مرزائی مناظر اس بات پر اسرار کرے تو اسے مرزا قادیانی کے چند حوالے دیکھا دیں۔

حوالہ نمبر 1:۔

مرزا قادیانی کہتا ہے: ''ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات وحیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھریں۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔''

(ملفوظات احمدیہ جلد 2 ص 72)

حوالہ نمبر 2:۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے: "مسیح علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں سے کوئی رکن ہو، بلکہ صدہا پیشن گوئیوں میں سے یہ ایک پیشن گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیشن گوئی بیان نہیں کی گئی تھی، اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔''

(ازالہ اوہام، ص 140، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 171 از مرزا قادیانی)

حاصل حوالہ:۔

اب آپ مرزائی مناظر سے کہیں کہ مرزا قادیانی تو کہہ رہا ہے کہ ہماری ہرگز یہ غرض نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ووفات پر جھگڑے اور مباحثے کریں یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ کوئی بنیادی عقیدہ یا ایمان کا جز نہیں ہے۔ نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ دین کا رکن نہیں ہے۔ نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ صرف ایک پیش گوئی ہے جس کا اسلام کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری طرف آپ کہہ رہے ہو کہ حیات وممات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ بنیادی ہے،

اہم ہے، ضروری ہے۔ اب بتاؤ تم سچے ہو یا تمہارا مرزا سچا؟ تم جھوٹے ہو یا تمہارا مرزا جھوٹا؟...

حاصل بحث:۔

اب آپ مرزائی مناظر سے کہیں کہ تمہارے مرزا قادیانی کی کتب کے حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ نزول مسیح علیہ السلام پر مباحثے اور جھگڑے نہ کرو تو تم مرزائی ہو کر اپنے مرزا قادیانی کی بات نہیں مان رہے۔ آخر کیوں؟ مرزا سچا نہیں؟ یا وہ پاگل تھا یا اسے علم نہیں تھا؟ یا وہ کم عقل تھا؟ یا وہ بے وقوف تھا؟ آخر کیوں؟ (اگرچہ وہ یہ سب کچھ تھا) مگر مرزائی مناظر سے کہلوائیں اور اس موضوع کو یہیں پہ ختم کر کے کفریات و کردار مرزا قادیانی کی طرف توجہ دیں۔

(یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا عقیدہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔)

اہم نوٹ:۔

اگر مرزائی مناظر بضد ہو کہ حیات و ممات عیسیٰ علیہ السلام پر ہی بحث کرنی ہے تو پھر اسے کہیں کہ تم مرزا قادیانی کو جھوٹا لکھ دو۔ تو میں مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر بحث کرتا ہوں۔ اول تو وہ مرزا قادیانی کو جھوٹا لکھے گا نہیں تو بحث شروع نہیں ہوگی اور اگر بے باک مناظر ہوا اور اس نے مرزا قادیانی کو جھوٹا لکھ دیا تو فوراً فیصلہ ہو جائے گا کہ جس کیلئے ممات مسیح علیہ السلام ثابت کر کے اسے مسیح موعود منوانا ہے جب وہ ہی جھوٹا ثابت ہو گیا تو پھر بحث کس بات کی؟ پھر اس جھوٹے پر لعنت بھیجو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے غلام بن جاؤ۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایک مختصر مناظرہ:۔

اس بحث کو ایک اور انداز میں ختم کرنے کیلئے اور اپنا پسندیدہ موضوع (کفریات و کردار مرزا قادیانی) منوانے کیلئے مختصر مگر بہترین مناظرہ حاضر خدمت ہے۔

مرزائی مناظر: میں آپ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنی ہے اور میں وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کروں گا۔

مسلمان مناظر: کون سے عیسیٰ علیہ السلام کی بات کر رہے ہو؟

مرزائی مناظر: اتنے بھولے نہ بنو، میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات کر رہا ہوں۔

مسلمان مناظر: ارے کون سے بزرگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات کر رہے ہو؟ ہمارے

گاؤں میں ایک بابا عیسیٰ نمبردار بھی رہتا ہے اور ایک چوہدری بھائی عیسیٰ بھی رہتا ہے۔تم کون سے عیسیٰ کی بات کر رہے ہو؟

مرزائی مناظر: زیرلب مسکراتے ہوئے میں، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بات کر رہا ہوں۔

مسلمان مناظر: تو اچھا تم حضرت سیدّ نا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بات کر رہے ہو، مگر یہ تو بتاؤ ان کے والد کا کیا نام ہے؟

مرزائی مناظر: توبہ توبہ ان کے تو والد ہیں ہی نہیں۔قرآن نے بتایا نہیں کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے ہیں اور قرآن پاک میں جابجا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی لکھا گیا ہے۔کیا تم نے نہیں پڑا؟ اگر باپ ہوتا تو باپ کا نام لکھا جاتا۔

مسلمان مناظر: اچھا تو قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں ہیں۔

مرزائی مناظر: تو کیا وہ اپنی والدہ کے نام سے پکارے جاتے ہیں یعنی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام؟

مسلمان مناظر: اچھا یہ بتاؤ کہ جو کوئی شخص کسی آدمی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا والد بتائے تو وہ کیسا شخص ہے؟

مرزائی مناظر: بھئی جب قرآن نے کہہ دیا کہ ان کا کوئی باپ نہیں، وہ بن باپ قدرتِ خداوندی سے پیدا ہوئے ہیں، وہ ابن مریم علیہ السلام ہیں تو اب جو کوئی شخص کسی آدمی کو ان کا باپ کہے گا لازمی طور پر وہ شخص قرآن کا منکر کافر ہے اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا گستاخ ہے۔

مسلمان مناظر: واقعی یہ صحیح بات ہے اور پکی بات ہے؟

مرزائی مناظر: بھئی اس میں شک والی کونسی بات ہے، قرآن پاک میں ہے کسی عام کتاب میں تو نہیں ہے۔

مسلمان مناظر: یہ بات صحیح ہے تو پھر کان کھول کر سنو! مرزا قادیانی نے اپنی کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 254، 255 میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کا نام یوسف نجار لکھا ہے۔اب بتاؤ! قرآن پاک کی مخالفت کرنے والا مرزا قادیانی کافر ہوا کہ نہیں؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گستاخ ہوا کہ نہیں؟ جلدی بتا۔۔۔جب مرزا قادیانی کافر ثابت ہو گیا تو پھر کس موضوع پر بحث ہو گی؟

چوتھا مرحلہ:۔ایک اہم نکتہ:

مرزائی مناظر کے ساتھ حیات وممات مسیح علیہ السلام کی یہ بحث فیصلہ کن ثابت نہیں ہو سکتی،

کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ یہی عقیدہ بہائی، نیچری اور دیگر گمراہ فرقوں کے لوگوں کا بھی ہے لیکن یہ لوگ بھی مرزا قادیانی کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، کیونکہ یہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔۔تو پھر مسئلہ حل تو نہ ہوا۔ بہائی، نیچری اور دیگر وفاتِ مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کے قائل ہونے کے باوجود بھی مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں تو پھر ثابت ہوا کہ اصل بحث حیات وممات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو ماننے کی ہے اور یہی بات خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھی ہے۔غور فرمایئے۔

حوالہ نمبر 1:۔

مرزا قادیانی کہتا ہے:''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔''

(تذکرہ ص 343 / مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 275)

حوالہ نمبر 2:۔

مرزا کہتا ہے:''خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔''(تذکرہ ص 579)

حاصل حوالہ:۔

ان حوالہ جات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں، وہ جہنمی ہے۔ پھر اصل تو مرزا قادیانی کو ماننا مسئلہ ہے اور مرزائیت کی دعوت بھی یہی ہے کہ مرزا قادیانی کو منوایا جائے، تو پھر لایعنیگفتگو کو کیوں زیر بحث لایا جائے؟ مرزائی مناظر نے بالآخر جس کو منوانا ہے، اسکی شخصیت کے بارے میں کیوں نہ بات کی جائے۔

پانچواں اور آخری فیصلہ کن مرحلہ:۔

آپ مرزائی مناظر سے کہیں کہ جب وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ ثابت ہونے کے بعد بھی بندے کے مسلمان ہونے کیلئے مرزا قادیانی کو ماننا ضروری ہے تو پھر کیوں نہ مرزا قادیانی کے حوالے سے بات کی جائے۔ ظاہر ہے دعویٰ کرنے والے کے اخلاق، کردار اور گزشتہ زندگی کے لمحات کو بغور دیکھنا ہے کہ کیا وہ اس قابل بھی ہے کہ نہیں؟ اسکی مثال سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تھا تو مکہ کی پہاڑی کوہ صفا کے دامن میں تشریف لائے

اور پوری قوم کو بلایا جب قوم آ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری گزشتہ چالیس سالہ زندگی تم میں گزری ہے، میری گزشتہ زندگی میں کہیں کوئی جھوٹ، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت یا کوئی غلط بات آپ کو نظر آئی؟ تو سب نے یک زبان کہا کہ آپ (ﷺ) تو صادق و امین ہیں۔ پس سنت نبوی ﷺ سے یہ ثابت ہوا کہ اپنا آپ منوانے کیلئے سب سے پہلے اپنا کردار پیش کرنا ضروری ہے اور حیرت کی بات ہے کہ مرزا قادیانی نے خود بھی اسی نوعیت کا دعویٰ کیا ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ جس قرآنی آیت سے حضور ﷺ نے بطور دلیل اپنا کردار پیش کیا تھا، اس قرآنی آیت کو مرزا قادیانی کذاب و دجال اپنے اوپر فٹ کرتا ہے اپنی شیطانی وحیوں کے مجموعہ کی کتاب ''تذکرہ'' میں لکھتا ہے:

ولقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلُون:

ترجمہ:۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا کیا تم کو سمجھ نہیں (نقل کفر کفر نہ باشد) (تذکرہ ص 547)

جب مرزا قادیانی خود یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ آؤ میری زندگی تمھارے لیے دلیل ہے، اسے دیکھو! تو پھر کیا بات ہے کہ مرزائی مناظر مرزا قادیانی کی زندگی پر بحث نہیں کرتے؟

لہٰذا ضروری ہے کہ مرزا قادیانی کے دعوے کو دیکھنے سے پہلے اسکا کردار دیکھنا ضروری ہے اور یہ معیار خود مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے دیا ہے۔ وہ اپنی کتاب سیرت المہدی میں کچھ اس طرح لکھتا ہے:

حوالہ نمبر 1:۔

خاکسار (بشیر احمد ایم اے) عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب! کیا نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے تو پھر؟ میں نے کہا پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق اور راست باز ہے کہ نہیں؟ اگر صادق ہے تو بہر حال اس کی بات قبول کریں گے۔'' (سیرت المہدی جلد 1 ص 98 روایت 109)

حوالہ نمبر 2:۔

اسی معیار کے بارے میں مرزا قادیانی کا دوسرا بیٹا اور مرزائیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود اپنی کتاب (دعوت الامیر) میں لکھتا ہے ''جب یہ ثابت ہو جائے کہ ایک شخص فی الواقع

مامور من اللہ ہے تو پھر اجمالاً اس کے تمام دعاوی پر ایمان لانا واجب ہو جاتا ہے۔ الغرض اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ مدعی ماموریت فی الواقع سچا ہے یا نہیں؟ اگر اس کی صداقت ثابت ہو جائے تو اس کے تمام دعاوٰی کی صداقت بھی ساتھ ہی ثابت ہو جاتی ہے۔'' (دعوت الامیر ص 50-49)

حوالہ نمبر 3:۔

اس معیار کے بارے مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے: ''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"

(روحانی خزائن جلد 23 ص 231)

حاصل بحث:۔

ان تمام حوالوں کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بھی دعویٰ کرے تو اسکا کردار دیکھنا لازمی ہوتا ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ اور یہ اصول بھی طے ہو گیا کہ اگر ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر اسکی باقی باتوں میں اعتبار نہیں رہتا۔ لہٰذا آپ مرزائی مناظر کو اس بات پر آسانی سے قائل کر سکتے ہیں کہ ہمیں مرزا قادیانی کے کفریات، کردار، کذبات، پیشن گوئیوں اور مختلف دعوؤں پر غور کرنا بقول مرزا قادیانی از حد ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہماری بحث فیصلہ کن ہو ہی نہیں سکتی۔ اس طرح آپ کا پسندیدہ موضوع منتخب ہو جائے گا جب آپ کا پسندیدہ موضوع منتخب ہو گیا تو آدھا مناظرہ آپ نے جیت لیا اور باقی آدھا مناظرہ مرزا قادیانی کے کفریات، کذبات اور کردار پر فائنل بحث کر کے جیت جائیں گے۔ (ان شاء اللہ (یوں سامعین بھی مرزا قادیانی کے کردار (کافر اعظم، گستاخ، شرابی، زانی، افیمی، دلال، غیرت سے عاری، دولت کا لالچی، حریص، منافق، انگریز کا خود کاشتہ پودا، بات بات پہ جھوٹ بولنے والا اور جھوٹی پیشن گوئیاں کرنے والا) سے آگاہ ہو جائیں گے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی انسان بھی تھا کہ نہیں؟ اس بات کی وضاحت کیلئے خود اس کا اپنا شعر ہی کافی ہے جس میں مرزا قادیانی نے اپنی حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین ص 125 در روحانی خزائن جلد 21 ص 127)

مرزائی مناظر سے پوچھا جائے کہ مرزا قادیانی تو کہہ رہا ہے کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد ہی نہیں ہوں۔ کیا مرزائی اس بات کا جواب دیں گے کہ مرزا قادیانی اگر آدم علیہ السلام کی اولاد نہیں تو پھر کس کی اولاد ہے؟ شعر کے دوسرے مصرعے میں مرزا قادیانی کا اعتراف ہے کہ وہ بشر کی جائے نفرت ہے اور انسانوں کی عار ہے۔ بہتر ہے یہ بھی مرزائی ہی بتادیں کہ جائے نفرت کیا ہے اور عار کیا ہے؟ (ہم اگر کہیں گے تو شکایت ہوگی)

فیصلہ تو ہوگیا جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہی نہیں یعنی ''جو بندے دا پتر ای نہیں'' وہ امام مہدی، مسیح موعود، ظلی، بروزی، نبی اور رسول کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟

اسی طرح کا سوال جسٹس منیر نے (جو کہ بہت بڑا مرزائی نواز جج تھا) عدالت میں موجود سید فیض الحسن شاہ آلو مہار وی رحمۃ اللہ علیہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا۔ اُس نے پوچھا تھا کہ تم کہتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔۔ بتاؤ کہ نبی کیلئے شرائط کیا ہیں؟ تو جواب میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ نبی ہونے کیلئے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ شریف آدمی تو ہو۔

بس بات ختم۔۔۔۔ مرزا قادیانی اگر آدم زاد نہیں تو کس جانور کی اولاد ہے؟ مرزائیوں سے یہ ہمارا سوال ہے۔ ہم جواب کے منتظر ہیں اور صبح قیامت تک منتظر رہیں گے۔ مرزائیوں کو دعوت ہے اگر جواب نہ بن پائے تو مرزا قادیانی کی حقیقت کو پہچان کر اپنی زندگی برباد نہ کریں اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔ مرزائیت پہ چار حروف بھیج کر۔۔۔ اسلام کے دامن میں آجائیں اور جنت کے حقدار بن جائیں۔

سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ''ہم سے تو ایسی فقیری نہیں ہوسکتی کہ عقائدِ متواترہ اسلامیہ پر ایسے حملوں کے وقت خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھا کریں اور ہم ایسے فقر سے بھی ہزار دل سے بیزار ہیں جو عین مداہنت اور بے غیرتی ہو۔ مرزا قادیانی سے مقابلہ کے وقت بھی بعض مہربانوں نے جو اخلاص کا معنی نہیں جانتے تھے، اعتراض کیا کہ فقراء کا کام بحث مباحثہ نہیں۔ انہوں نے یہ نہ جانا کہ یہ جہاد اس شخص کے ساتھ ہے جس کے خیالات فاسدہ کی تیغ بے دریغ سے ملّتِ محمدی برباد ہو رہی ہے۔'' (کتاب ملفوظاتِ مہریہ ملفوظات۔156، صفحہ 117)

ختمِ نبوت اور ردِّ قادیانیت پر مشتمل لٹریچر پر کوئی پابندی نہیں

نمبر ایم یو بی پی/ کیو آر/ 2014ء (متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا فیصلہ) مورخہ 2 فروری 2015ء

روئیداد مشترکہ اجلاس ڈیلی کمیٹی نمبر 2،1 متحدہ علماء بورڈ پنجاب منعقدہ مورخہ 22 جنوری 2015ء بروز جمعرات 11:00 بجے دن

فیصلہ: اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ آئین پاکستان کے مطابق چونکہ مرزائی/ قادیانی/ لاہوری گروپ غیر مسلم قرار پائے ہیں اور وہ اسلامی اصطلاحات قانوناً استعمال نہیں کر سکتے اس کے باوجود قانون شکنی کرتے ہوئے اسلامی اصطلاحات مسلسل استعمال کیے جا رہے ہیں۔ اُن کی تکفیر، ردوتردید کے حوالے سے چھپنے والا تحفظِ ختم نبوت کا لٹریچر کسی طور پر بھی نفرت انگیز مواد (Hate Material) کے زمرے میں نہیں آتا۔ لہٰذا محکمہ داخلہ، محکمہ پولیس بالعموم اور حکومت پنجاب بالخصوص تحفظِ ختم نبوت کے لٹریچر کی تحریر، تدوین، پرنٹنگ، طباعت، تقسیم و فروخت وغیرہ پر قطعاً کوئی کاروائی نہ کرے۔ متفقہ طور پر سفارش کی گئی محکمہ داخلہ پنجاب اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کرے۔ نیز متفقہ طور پر تحفظِ ختمِ نبوت اور ردِ قادیانیت کے لٹریچر کے حوالے سے پولیس کی کاروائیوں کی بھرپور مذمت کی گئی۔

اس فیصلے کی تائید میں گورنمنٹ آف دی پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور نے 31 مارچ 2016ء نمبر PTL 2010/15-6 SO(IS-II) اور 20 مئی 2016ء کو لیٹرز جاری کر دیئے۔

اس حوالے سے قومی اخبارات میں مندرجہ ذیل خبریں پرنٹ ہوئیں۔

- تحفظِ ختم نبوت کے حوالے سے لٹریچر فرقہ واریت کے زمرے میں نہیں آتا، متحدہ علماء بورڈ پنجاب (2) 13 فروری 2015ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)
- قادیانیت کے خلاف لٹریچر نفرت انگیز مواد کے زمرے میں نہیں آتا، علماء بورڈ (روزنامہ جنگ لاہور 13 فروری 2015ء)
- پنجاب پولیس کو تحفظِ ختمِ نبوت لٹریچر کے خلاف کاروائی سے روک دیا گیا (روزنامہ اُمت کراچی/ حیدرآباد/ پشاور 15 فروری 2015ء)
- تحفظِ ختمِ نبوت لٹریچر پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی، قادیانی مذہب کے رد پر مبنی لٹریچر نفرت انگیز مواد کی فہرست میں نہیں آتا۔ پنجاب علماء بورڈ (روزنامہ اسلام کراچی 14 فروری 2015ء)

شیزان (Shezan) کا بائیکاٹ کیجیے!

شیزان گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر چناب نگر (ربوہ) جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 فیصد فنڈ قادیانیوں کو جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قادیانیوں کا کفر دیگر کافروں (ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ) کے کفر سے جدا ہے۔ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔ لہٰذا ان سے کسی بھی قسم کا کاروبار اور لین دین کرنا حرام ہے۔ شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کسی قادیانی کی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجیے۔

توجہ فرمائیں! مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد اب شیزان نے پران (Pran) اور مشموم (Mashmoom) کے نام سے اپنا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ ایک ہی کمپنی کے مختلف نام ہیں جو مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے لانچ کی گئی ہیں۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کی دینی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔

دفاعِ ختمِ نبوّت کونسل پاکستان خط و کتابت کورس

پی۔او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان

زیر سرپرستی
◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)
◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)

0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090

www.difaekhatmenabowat.com